جنرل میکناٹن نے کشمیر کے متعلق اختلافات طے کرانے میں اپنی ناکامی کا اعلان کر دیا

لیک سکسیس ۷ فروری ۔ سلامتی کونسل نے آج جنرل میکناٹن کی اس رپورٹ پر غور شروع کیا جو انہوں نے کشمیر کے متعلق دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے ساتھ مذاکرات کے بارے میں تیار کی تھی۔ انہوں نے اس رپورٹ میں تسلیم کیا ہے کہ وہ دونوں حکومتوں کے اختلافات کو طے کرانے میں ناکام رہے ہیں اور اب سلامتی کونسل کو خود فیصلہ کرنا چاہیئے کہ اس گتھی کو سلجھانے کے آئندہ کیا قدم اٹھایا جائے۔ سلامتی کونسل کے نئے صدر مسٹر کاردو بلینکو نے جو کیوبا کے نمائندے ہیں یہ رپورٹ پڑھ کر سنائی رپورٹ جنرل میکناٹن کی تجویزوں۔ دونوں حکومتوں کے رد عمل۔ ان کی طرف سے پیش کردہ ترمیموں، ایک دوسرے کی ترمیموں پر رائے زنی اور خود جنرل میکناٹن کے تبصرہ پر مشتمل تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ پاکستان نے ۲۸ دسمبر کے جواب میں ان تجاویز کو منظور کرتے ہوئے بعض معمولی سی ترمیموں کی سفارش کی تھی۔ جن کا مقصد یہ تھا کہ اصل تجاویز کا مفہوم اور مقصد کسی قدر زیادہ واضح ہو جائے نیز اس امر پر زور دیا گیا تھا کہ ان تمام متنازعہ فیہ امور کا فیصلہ ۱۳ اگست اور ۵ جنوری والی قراردادوں کے مطابق ہی ہونا چاہیئے۔ برخلاف اس کے ہندوستان نے ان تجاویز کے مقابل پر بالکل نئی تجاویز پیش کر دیں جن کا زیر بحث تجاویز کے مقصد سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ہندوستانی ترمیموں کی وجہ سے جنرل میکناٹن کی اصل تجاویز اس قدر مسخ ہو جاتی تھیں کہ پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو ۳ جنوری کے خط میں یہ لکھنا پڑا کہ میری رائے میں پاکستانی وفد کا ان ترمیموں کا تجزیہ کرنا یا جواب دینا بالکل بے فائدہ ہے۔ کیونکہ ہندوستان نے ترمیمیں ہی پیش نہیں کی ہیں بلکہ اصل تجاویز کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔

اخبار احمدیہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:

— ربوہ ۵ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گلے میں سخت تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— لاہور ۷ ماہ تبلیغ۔ نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

— حضرت اماں جی بحرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ربوہ سے تشریف لائی ہوئی ہیں آپ جودھامل بلڈنگ میں قیام فرما ہیں۔

کرم ایجنسی کے قبائل کی طرف سے افغانستان کے معاندانہ رویہ کی مذمت

پشاور ۷ فروری۔ کرم ایجنسی کے ممتاز ملکوں نے آج افغان سرحد سے دو میل کے فاصلہ پر ایک جلسے میں اعلان کیا کہ حکومت افغانستان نے نام نہاد پختونستان کا ڈھونگ رچا کر قبائلیوں کی توجہ کشمیر سے ہٹانے کے لئے جو چال چلی ہے وہ اس میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے افغانستان حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے خستہ حال عوام کی حالت بہتر بنانے کی فکر کرے۔ اور ایک ہمسایہ اسلامی مملکت کے معاملات میں دخل اندازی سے باز آجائے۔

انہوں نے اس بات پر بالخصوص زور دیا ہے کہ کرم ایجنسی کے قبائل ۱۸۷۸ء کے مظالم کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے کابل کے ساتھ اپنا تعلق منقطع کر چکے ہیں۔ ویسے بھی افغانستان کی اقتصادی بدحالی اور ابتری حد سے گزر چکی ہے۔ قبائل اس ناگفتہ حالت سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ وہ افغانستان کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا کبھی شکار نہیں ہو سکتے۔

حکم امتناعی واپس لے لیا گیا

لاہور ۷ فروری۔ حکومت پنجاب نے ۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء کا وہ نوٹیفکیشن واپس لے لیا ہے جس کی رو سے میسرز ڈسکو کیمیکلز فیال بیک تبل روڈ لاہور یا اس کی طرف سے کسی فرد یا افراد کو پنجاب میں کوئی دوائی فروخت کے لئے تیار کرنے، فروخت کرنے جمع کرنے۔ فروخت کیلئے نمائش کرنے یا تقسیم کرنے سے منع کر دیا گیا تھا۔ (سرکاری اطلاع)

کالاباغ ہیڈورکس کا معائنہ

لاہور ۷ فروری۔ ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر نے پچھلے ہفتے میانوالی سے نہر کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے کئی جگہ ٹھہر کر نہر کی کھدائی اور اینٹیں جمانے کے کام کا معائنہ کیا۔ ایک جگہ گورنر صاحب کی خدمت میں سپلائی اریگیشن سب ڈویژن سٹاف افسروں اور ٹھیکیداروں کی طرف سے دو ہزار روپے کی تھیلی قائد اعظم یادگار فنڈ کے لئے پیش کی گئی۔

ایک دن قبل سردار صاحب نے دریائے سندھ کا کالاباغ ہیڈورکس بھی دیکھا۔ یہاں بھی ہیڈورکس کے سٹاف نے ۵۰۰/- روپے یادگار فنڈ کیلئے پیش کئے۔

مبلغین اسلام سوئٹزرلینڈ سے اٹلی روانہ ہو گئے

زیورک ۷ فروری۔ مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی یورپ میں چار سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد پاکستان واپس جاتے ہوئے زیورک سے اٹلی روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

ترکی میں ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ وہاں کمیونزم کیلئے کوئی گنجائش نہیں

سفیر ترکی متعینہ پاکستان کی پریس کانفرنس

لاہور ۷ فروری۔ پاکستان میں ترکی کے سفیر ہز ایکسی لینسی ایم نبیل باتی نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ترکی میں ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور ہر شخص اپنے مذہب اور عقیدے کی تبلیغ بھی کر سکتا ہے۔ لیکن وہاں مذہب کو بندے اور خدا کے درمیان "براہ راست تعلق" تک محدود سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ ترکی میں ایک خالص غیر مذہبی جمہوری حکومت قائم ہے جسے مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ وہاں اذان صرف ترکی زبان میں ہی دی جا سکتی ہے۔ البتہ لوگوں کو اس امر کی عام اجازت ہے کہ وہ اگر چاہیں تو قرآن مجید کو عربی زبان میں پڑھ سکتے ہیں۔ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ترکی میں گذشتہ چند سال سے عوام کا مذہب کی طرف رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہاں لوگ ہمیشہ سے ہی مذہب کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ لیکن وہ مذہب کو ایک ایسا واسطہ سمجھتے ہیں جو ہر فرد کا اس کی انفرادی حیثیت میں خدا سے تعلق قائم کرتا ہے اور قوموں کی حیات اجتماعیہ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے ہز ایکسی لینسی نے فرمایا کہ ترکی میں کوئی کمیونسٹ پارٹی نہیں ہے اور نہ وہاں کوئی ایسی پارٹی قائم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہاں اسے خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ وہاں عوام کمیونزم کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہاں کمیونزم کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جہاں تک کشمیر کے مسئلہ کا تعلق ہے حق و انصاف کی رو سے آزاد و غیر جانبدار استصواب کے ذریعہ اس کا جلد فیصلہ ہونا چاہیئے اور استصواب خواہ کشمیر میں ہو یا کہیں اور وہ بہر حال آزاد و غیر جانبدارانہ ہونا چاہیئے۔

"آزاد ہند فوج" کے پاکستانی افسران کی وزیر اعظم سے ملاقات

راولپنڈی ۷ فروری۔ کل پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے سابق آزاد ہند فوج کے اعلیٰ مسلم افسروں کے ایک وفد کو شرف ملاقات بخشا۔ وفد نے وزیر اعظم کے سامنے سپاہیوں اور دوسرے افسروں کی شکایات پیش کیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ان لوگوں کو متحدہ ہندوستان کی فوج کے افسروں کے فیصلہ سے بہت نقصان پہنچا ہے۔ جنہوں نے آزاد ہند فوج کے افراد کو ملازمت سے الگ کر دیا تھا۔ وزیر اعظم نے یہ انکشاف کیا کہ حکومت پاکستان نے ان کے برطرفی کے احکام کو ڈسچارج کے احکام سے بدل دیا ہے۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے آزاد ہند فوج کے سپاہیوں اور افسروں کے کشمیر کی جنگ آزادی میں حصہ لینے کی بہت تعریف کی۔ وزیر اعظم نے وفد کے پیش کردہ دوسرے مطالبات پر بھی غور کرنے کا وعدہ کیا۔ (اسٹار)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع ...

روزنامہ الفضل لاہور

۸ ؍ فروری ۱۹۵۰ء

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

روزنامہ "زمیندار" نے اپنی اشاعت ۸ ؍ فروری ۱۹۵۰ء میں بغرض تحقیقات بلکہ محض عوام کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے چند حوالے کتر و بیونت کر کے پیش کئے ہیں۔ اور ان سے یہ عوام کو گمراہ کرنے والا نتیجہ نکالا ہے۔

عبرت کی نگاہوں سے مذکورہ بالا عبارتوں کو دیکھئے کہ میرزا جی کس بے باکی سے جامع الکملات والفضائل سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت اور روحانی تفوق ظاہر کر کے آپ کی (نعوذ باللہ) توہین کر رہے ہیں۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

. . . .

. . . .

جو حوالے "زمیندار" نے پیش کئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی۔ اور مسیح موعود (علیہ السلام) کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۳ ج ۵)

اب اس حوالے کو غور سے پڑھئے۔ اس میں "زمیندار" کے اعتراض کا مکمل جواب موجود ہے۔ کل بڑا ہوتا ہے یا جزو؟ جب اسلام کے سارے پہلوؤں کی تکمیل ہوئی۔ تو وہ ذات بڑی تھی۔ یا جب صرف ایک پہلو روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔ اب اس بات کو ایک اور طرح سے سمجھئے۔ سورۃ فاتحہ میں صرف سات چھوٹی چھوٹی آیات ہیں لیکن مولوی ابوالکلام آزاد نے اس کی تفسیر ایک مجلد میں بیان کی ہے۔ بتایا جائے کہ سورۃ فاتحہ بڑی ہے یا مولوی ابوالکلام کی مجلد؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار یہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ جو کچھ مجھ سے ظہور میں آتا ہے۔ وہ سب کچھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہے ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

بات دراصل یہ ہے کہ ایک متن بظاہر ذرا سا ہوتا ہے۔ مگر اس کی عملی تفصیل طویل وکثیر النوع ہوتی ہے جس طرح بیج چھوٹا سا ہوتا ہے۔ مگر اس میں وہ سب کچھ موجود ہوتا ہے۔ جو مرور وقت کے ساتھ اس درخت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس سے پیدا ہو۔ مگر درخت خود بیج کے بغیر معرض وجود میں نہیں آسکتا اس لئے جو کچھ بھی درخت میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہ بیج ہی کا ہوتا ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو اس طرح بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ جو کچھ شاگرد کرتا ہے۔ وہ اس کے استاد کا ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ جو فتوحات حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ہاتھوں سے ان کے زمانہ میں ہوئیں۔ اگرچہ وہ بہت وسیع تھیں۔ مگر وہ سب فتوحات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی فتوحات ہیں۔ اور آج تک جو کچھ بھی مجددین و محدثین و علمائے حق نے فتوحات کی ہیں۔ وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی فتوحات ہیں۔ اور چونکہ مسیح موعود علیہ السلام بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے ایک غلام اور اسلام کے بطل عظیم ہیں۔ اس لئے آپکی قیمتی فتوحات بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی فتوحات ہیں۔ اسلئے آپ سے جتنے معجزات ظاہر ہوئے وہ دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزات ہیں۔ فضیلت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک غلام جو کہتا ہے کہ جو کچھ میرا ہے وہ سب میرے آقا کا ہے۔ تو اب غلام کی تحویل میں خواہ آقا کا کتنا مال ہو وہ آقا کا ہی ہے نہ کہ غلام کا اپنا محض اسلئے کہ وہ غلام کی تحویل میں ہے غلام کی فضیلت آقا پر نہیں سمجھی جائیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری شان کا آپؐ کا زمانہ متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ زمانہ نے گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان ترقیوں کی دنیا میں قدم رکھ دیا تھا۔ جو ہم اس وقت دیکھ رہے ہیں۔ مگر ان ترقیوں کی تکمیل آپ کی عین حیات میں نہیں ہوئی۔ بلکہ آہستہ آہستہ بڑھتی رہیں۔ اور آج وہ ایک بڑا درخت بن گیا ہے۔ اور اللہ تعالے نے اس زمانے میں آپ کے ہی ایک ادنے غلام کو موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق آپ کی ہی طفیل اور آپ کے ہی فیض سے کھڑا کیا۔ تا کہ آپکے ہی نام پر آپ کا جھنڈا تمام نئی دریافت شدہ دنیاؤں میں بلند کرے۔ ایک بادشاہ خواہ اپنے دار السلطنت سے ایک قدم بھی باہر نہ رکھے۔ مگر اس کے بڑے سے بڑے جرنیل جو فتوحات حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کا جھنڈا نئی نئی سرزمینوں میں لہراتے ہیں۔ وہ فتوحات اسی بادشاہ کی ہوتی ہیں۔ نہ کہ ان جرنیلوں کی۔ خواہ وہ فتوحات کتنی ہی عظیم الشان کیوں نہ ہوں۔

اس تشریح کی روشنی میں اب ان کتر و بیونت کئے ہوئے حوالہ جات کو پھر پڑھیں۔ اور خدارا انصاف کریں۔ کہ کیا مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر (نعوذ باللہ) اپنی فضیلت جتا رہے ہیں۔ یا صرف ایک حقیقت کے چہرہ سے نقاب کشائی کر رہے ہیں۔ جس سے آپ کا منشاء صرف اپنے اور ہم سب کے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اکمال و اتمام فضائل کی شان بیان کرنا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ یہ باتیں تو ان لوگوں کے لئے ہیں جو سمجھنے کے لئے نیک نیتی سے اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کی غرض محض اشتعال انگیزی اور فتنہ و فساد برپا کرنا ہے۔ ان سے ہمیں کچھ نہیں کہنا۔ ہاں ان کے پیدا کئے ہوئے وساوس کا ازالہ ہمارا فرض ہے۔

زمیندار نے یہ باتیں اور حوالے جو کتر بیونت کر کے رسالہ تنظیم اہلسنت والجماعت کے ایک نمبر میں شائع ہوئے ہیں بلا سوچے سمجھے نقل کر دیئے ہیں۔ اور سرخی بھی وہی جمائی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ جو لوگ ان حوالوں کو اصل کتاب سے نکالکر پڑھیں گے۔ وہ ضرور ان سرخی جمانے والوں کو مخاطب کر کے کہیں گے ؎

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

ہم نے یہاں صرف بنیادی اعتراض پر ہی کچھ عرض کیا ہے۔ انشاء اللہ ہم پھر کبھی بعض دوسرے ضمنی اعتراضات کی بھی قلعی کھول دیں گے۔ اگرچہ ہمارا خیال ہے۔ کہ جو انسان اس بنیادی بات کو سمجھ لے گا۔ وہ ان ضمنی اعتراضات کے جواب بھی خود بخود سمجھ سکتا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العظیم

زندہ باد

(۱)

کل یہاں "انجمن بے کاراں" کی طرف سے ایک جلوس نکلا تھا۔ یہ امر واقعی نہایت دردناک ہے کہ پاکستان میں جہاں بعض لوگ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہاں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جن کو ایک وقت کی روٹی بھی نصیب نہیں ہوتا۔ بے کاری کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ اور حکومت کو اس طرف اپنی پہلی توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے ؛

(۲)

کتنی دردناک بات ہے کہ کل جو جلوس نکلا۔ اس میں "انجمن بے کاراں زندہ باد" کے نعرے بھی لگ رہے تھے۔ گویا ان بیچاروں کو اتنا بھی ہوش نہیں کہ ایسی انجمن کی خدا کرے ضرورت ہی نہ ہو۔ چہ جائیکہ اس کی زندگی کی دعا کی جائے

(۳)

یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ "زندہ باد" کا نعرہ عام ہو گیا ہے۔ اور ہر چیز کے ساتھ اس کو چسپاں کر دیا جاتا ہے۔ خواہ موزوں ہو یا نہ ہو بلکہ متضاد ہی کیوں نہ ہو۔ سنا ہے کہ سیالکوٹ کے جلسہ احمدیہ کے وقت احراریوں نے بھی "ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگائے تھے۔

اس ضمن میں ایک خط ملاحظہ فرمائیے۔

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل مورخہ ۲/۳ کو ہم تین آدمی

. . . . میں نماز جمعہ پڑھ

کر واپس اپنے گاؤں کو آ رہے تھے۔ راستے میں پانچ چھ آدمی آپس میں باتیں کرتے جا رہے تھے کہ لوگ انقلاب زندہ باد کے نعرے لگایا کرتے تھے۔ سو انقلاب تو زندہ ہو گیا۔ مگر اب کہا جاتا ہے کہ ختم نبوت زندہ باد۔ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ تو اب زندہ باد کہنا "مرزائیوں" کے مقصد کو پورا کرنا ہے۔

دوسرے شریعت تو قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید کا پورا عامل امیر المومنین تو بن سکتا ہے۔ مگر قرآن مجید کا امیر کیسے بن سکتا ہے۔ ہماری اخبار میں مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو امیر شریعت لکھ رہا ہے یہ باتیں سنکر ہم نے ختم نبوت زندہ باد اور زیر شریعت قرآن مجید زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اس پر وہ لوگ ہنس پڑے۔ اور ایک بولا۔ یہ مرزائی ہیں۔ ہمارے مولوی تو ان کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

میاں غلام نبی خان

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے ؛

مجلس مشاورت منعقدہ ۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء

میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

قابلِ توجہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و احباب جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

از حکم ناظر اعلیٰ صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ

مجلس مشاورت ۱۹۴۷ء (منعقدہ بمقام قادیان) میں نظارت علیا کی طرف سے مندرجہ ذیل تجویز بغرض فیصلہ پیش ہوئی تھی۔

"امراء کے فرائض و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط نمبری ۸۲۱ و ۸۲۱ الف میں مجملاً موجود ہیں۔ لیکن یہ قواعد کافی پرانے ہیں۔ اور ان میں مناسب اصلاح و تفصیل کی ضرورت ہے اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جائے۔ جو موجودہ قواعد و ضوابط میں مناسب اصلاح اور تفاصیل مرتب کر کے پیش کرے۔ یہ کمیٹی کم سے کم ایک پراونشل امیر۔ ایک امیر ضلع۔ ایک امیر مقامی۔ ایک پریذیڈنٹ اور ایک ناظر مرکز پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ کمیٹی اس امر پر بھی غور کر کے رپورٹ کرے کہ امراء مقامی۔ امراء ضلع اور صوبائی امراء کے فرائض و اختیارات کیا ہونے چاہئیں اور ان کا باہمی تعلق کیا ہوگا۔"

مجلس مشاورت (۱۹۴۷ء) میں اس تجویز کے پیش ہونے سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر غور کر کے رپورٹ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی۔ جس کے سترہ ممبر تھے۔ اس کمیٹی کے صدر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور تھے۔ اور سیکرٹری حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان سب کمیٹی ہذا نے بحث و تمحیص اور غور کے بعد مندرجہ ذیل رپورٹ مجلس مشاورت میں پیش کی تھی۔

(۱) صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۲۱ الف کے فقرہ ۶ کے آخر میں یہ الفاظ زائد کئے جائیں۔ کہ "ایسی رپورٹ ایک ہفتہ کے اندر اندر مرکز میں ارسال کی جانی ضروری ہوگی۔"

۲۔ قاعدہ ۸۲۱ الف کے فقرہ ۷ کے آخر میں یہ الفاظ زائد کئے جائیں کہ "مقامی امیر کے فیصلے یا حکم کے خلاف جو اپیل مرکز میں کی جائیگی وہ بواسطہ مقامی امیر کے کی جا سکے گی۔ اور مقامی امیر کا فرض ہوگا کہ وہ ایسی اپیل کو سات دن کے اندر اندر اپنی رائے کے ساتھ مرکز میں بھیجے اور جب تک اپیل کا فیصلہ نہ ہو۔ حکم زیر اپیل واجب التعمیل سمجھا جائے گا۔ مگر مرکز کو حق ہوگا۔ کہ آخری فیصلے سے قبل بھی حکم زیر اپیل کی تعمیل کو روک دے۔"

۳۔ قاعدہ ۸۲۱ الف کے فقرہ ۸ میں یہ الفاظ زیادہ کئے جائیں کہ "مقامی امراء کا تقرر سوائے اس کے کہ اس کے خلاف تصریح ہو تین سال کے لئے ہوا کرے گا۔"

۴۔ قاعدہ ۸۲۱ الف کے ماتحت یہ الفاظ فقرہ ۱۶ کی صورت میں زیادہ کئے جائیں کہ امراء کو اپنی حلقہ کے ایسے عہدہ داروں کو جن کی منظوری مرکز کی طرف سے دی جاتی ہے برطرف کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ البتہ وہ انہیں ۱۵ دن کے لئے معطل کر سکیں گے۔ اور برطرفی کے لئے مرکز میں رپورٹ کر کے منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔"

۵۔ قاعدہ ۸۲۱ الف میں شق ۱۷ کے طور پر یہ الفاظ زیادہ کئے جائیں۔ کہ امراء کو ناظروں کے فیصلوں اور احکام کے خلاف صدر انجمن احمدیہ یا خلیفۂ وقت کے پاس اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ مگر تا فیصلہ اپیل حکم زیر اپیل واجب التعمیل ہوگا۔"

۶۔ مقامی امراء کا انتخاب مقامی جماعت کی کثرت رائے سے اور ضلعوار امراء کا انتخاب مقامی امراء اور پریذیڈنٹوں کی کثرت رائے سے اور صوبائی امراء کا انتخاب ضلعوار امراء اور مقامی امراء اور پریذیڈنٹس کی (جیسی بھی صورت ہو) کثرت رائے سے ہوا کرے گا

۷۔ ضلعوار امیر اور صوبائی امیر جس جگہ رہائش رکھتا ہو۔ اس جگہ کا مقامی امیر بھی لازماً وہی ہوا کرے گا۔

۸۔ صوبائی امیر کو ضلعوار امیروں اور مقامی امیروں کے اور ضلعوار امیروں کو مقامی امیروں کے کام اور ریکارڈ اور حساب کتاب کے معائنہ اور پڑتال کرنے اور حسب ضرورت ہدایات دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اور ضلعوار امیروں اور مقامی امیروں کے لئے ان ہدایات کی پابندی لازمی ہوگی۔ مگر صوبائی امیروں اور ضلعوار امیروں سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ حتی الوسع ضلعوار امیروں اور مقامی امیروں کو ان کے دائرہ عمل میں آزادی کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ دینگے۔ اور سوائے اشد ضرورت کے مداخلت کا طریق اختیار نہیں کرینگے اگر کسی مقامی امیر یا ضلعوار امیر کو کسی ضلعوار امیر یا صوبائی امیر کی ہدایات سے اختلاف ہو۔ تو ایسے ایسی ہدایت کے خلاف مرکز میں اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ مگر تا فیصلہ اپیل حکم زیر اپیل واجب التعمیل ہوگا۔ لیکن مرکز کو حق حاصل ہوگا کہ آخری فیصلہ سے قبل بھی حکم زیر اپیل کی تعمیل کو روک دے۔"

۹۔ مقامی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ مقامی امیر کی عمومی نگرانی کے ماتحت ہوں گے۔"

دستخط صدر سب کمیٹی و سیکرٹری سب کمیٹی

قادیان میں سب کمیٹی کی مندرجہ بالا رپورٹ مجلس مشاورت (۱۹۴۷ء) میں بوجہ قلت وقت پیش نہ ہو سکی اور قادیان سے ہجرت کے بعد جو مجلس مشاورت ۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء کو بمقام لاہور منعقد ہوئی۔ اس میں اس رپورٹ کو نظارت علیا کی اصل تجویز کے ساتھ پیش کیا گیا۔ جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ کہ

"بجائے اس کے کہ اس رپورٹ پر اس وقت غور کیا جائے۔ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اس رپورٹ کو چھپوا کر سب جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور انہیں لکھ دیا جائے کہ اس رپورٹ پر غور کرنے کے بعد وہ اپنی رائے سے نظارت علیا کو اطلاع دیں۔ اور انفرادی طور پر بھی لوگوں کو دعوت دی جائے۔ کہ اگر وہ اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ اس طرح جو تجاویز مختلف جماعتوں اور افراد کی طرف سے جمع ہوں۔ ان کو اگلے سال نظارت علیا کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے۔ تاکہ مزید غور کرنے کے بعد اس بارہ میں کوئی آخری فیصلہ کیا جا سکے"۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں یہ تجویز سب کمیٹی کی رپورٹ کے اخبار الفضل مجریہ ۱۹ جنوری ۱۹۴۹ء و یکم فروری ۱۹۴۹ء میں شائع کر دی گئی تھی۔ لیکن بہت ہی کم جماعتوں نے غور کر کے اپنا مشورہ دیا تھا۔ جن جماعتوں نے مشورہ دیا تھا ان کی فہرست یہ ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ چک نمبر ۳ ج ب ضلع لائلپور۔ سگھیانہ۔ جہلم۔ گوجرانوالہ۔ چکوال۔ سیالکوٹ۔ اس فہرست سے ظاہر ہے کہ احمدیہ جماعتوں اور احمدی احباب نے اس تجویز کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور اس پر غور نہیں کیا۔ ورنہ ایسی اہم تجویز پر جو ان کے حقوق کے ساتھ تعلق رکھتی ہے پاکستان کی باقی تمام جماعتوں کا جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں خاموش رہنا اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اب چونکہ ۷، ۸، ۹ اپریل ۱۹۵۰ء کو پھر مجلس مشاورت منعقد ہو رہی ہے۔ اس لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ پاکستان کی احمدیہ جماعتیں اور احمدی احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور نظارت علیا کی اصل تجویز کے ساتھ سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کر کے اپنی آراء سے ۷ مارچ ۱۹۵۰ء تک اطلاع دیں۔ اسی طرح جو احمدی احباب انفرادی طور پر اس بارہ میں اپنی تجویز بھیجنا چاہیں وہ بھی اسی تاریخ [illegible]

تعلیم الاسلام کالج لاہور

میں

جلسہ تقسیم اسناد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب فرمائیں گے (انشاءاللہ)

تعلیم الاسلام لاہور سے بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی کے امتحانات پاس کرنیوالے جملہ طلبہ مطلع رہیں کہ کالج ہذا کا جلسہ تقسیم اسناد انشاءاللہ ۱۹ فروری ۱۹۵۰ء بروز اتوار گیارہ بجے قبل دوپہر کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر انشاءاللہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ طلبہ سے خطاب فرمائیں گے۔ ڈگری حاصل کرنیکے لئے طلبہ کا خود حاضر ہونا ضروری ہے۔ ۱۸ فروری بروز ہفتہ ۱۱ بجے دوپہر ریہرسل ہوگی۔ ڈگری حاصل کرنیوالے طلبہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ گون اور ہوڈ [illegible] ریہرسل میں بھی شامل ہوں۔

پرنسپل

تک نظارت علیا میں بھجوادیں۔ لیکن جو آراء یا تجاویز بھیجی جائیں۔ وہ مختصر اور معین الفاظ میں ہوں۔ ۷ر مارچ ۱۹۵۰ء کے بعد موصول ہونے والی تجاویز اور آراء کا خلاصہ مجلس مشاورت میں پیش نہیں ہو سکے گا۔

نظارت علیا کی اصل تجویز میں جو اس اعلان کے ابتداء میں درج کی گئی ہے۔ قاعدہ ۸۲۱ و ۸۲۱ الف کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ممکن ہے۔ بعض جماعتوں اور احباب کے پاس قواعد نہ ہوں۔ اس لئے ان کی سہولت کے لئے ان ہر دو قواعد کی اصل عبارت بھی درج ذیل کی جاتی ہے:-

(۸۲۱) مقامی امیر اور پریذیڈنٹ کے اختیارات میں ایک یہ امتیاز ہوگا۔ کہ مقامی امیر مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا ہر حال میں پابند نہیں ہوگا۔ یعنی استثنائی حالات میں سلسلہ کے مفاد کے ماتحت اسے اپنے وجوہات تحریر میں لاکر مقامی انجمن کے فیصلہ کو رد کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن پریذیڈنٹ بہر حال مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا پابند ہوگا۔ مگر امیر و پریذیڈنٹ ہر دو مرکزی افسران کی ہدایات کے پابند ہوں گے۔

(۸۲۱ الف) (۱) مقامی امیر کا رتبہ نہ تو محض پریذیڈنٹ انجمن کا رتبہ ہے۔ اور نہ ہی اسے اپنے دائرہ کے اندر خلافت کے حقوق حاصل ہیں۔ اپنے کام کے لحاظ سے مقامی امیر بیشک ایک گونہ خلافت کے فرائض اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی اس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدی افراد کی روحانی۔ اخلاقی۔ تبلیغی۔ علمی۔ مالی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور جسمانی وغیرہ لحاظ سے پوری پوری نگرانی کرے۔ اور جماعت کے قیام و استحکام اور ترقی و بہبودی کی تجاویز سوچ کر ان پر عمل پیرا ہو۔

(۲) مقامی امیر کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ تمام اہم امور میں جماعت کے افراد کا مشورہ حاصل کیا کرے۔ اور اسے عموماً کثرت رائے کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بناء پر کثرت رائے کے خلاف قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔

(۳) مقامی امیر کو چاہیئے۔ کہ مشوروں وغیرہ کے وقت کارروائی کو ایسے رنگ میں چلائے۔ کہ فیصلہ جات حتی الوسع اتفاق رائے سے قرار پائیں۔

(۴) لیکن چونکہ مقامی امیر مقامی جماعت کا آخری ذمہ وار ہوگا۔ اس لئے اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ اختلاف رائے کی صورت میں جس وقت کسی بات کو سلسلہ کے مفاد کے مضر یا مخل امن و انتظام سمجھے۔ تو اپنے اختیار سے کثرت رائے کو رد کردے۔

(۵) لیکن ایسی صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ایک باقاعدہ رجسٹر میں جو سلسلہ کی ملکیت تصور ہوگا۔ اپنے اختلاف کی وجوہ ضبط تحریر میں لائے۔ یا اگر ان وجوہ کا اس رجسٹر میں لکھنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف سمجھے۔ تو کم از کم یہ نوٹ کرے۔ کہ میں ایسی وجوہ کی بناء پر جن کا اس جگہ ذکر کرنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے۔ کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔

(۶) لیکن اس مؤخر الذکر صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا۔ کہ اپنے اختلاف کی وجوہ تحریر کرکے بصیغہ راز مرکز میں ارسال کرے۔

(۷) مقامی جماعت کے افراد اگر مقامی امیر کے کسی فیصلہ یا حکم یا کارروائی وغیرہ کے خلاف کوئی شکایت رکھتے ہوں۔ تو انہیں حق حاصل ہوگا۔ کہ مرکز میں اپنی اپیل پیش کریں۔ اور مرکز کا فیصلہ مقامی امیر اور مقامی ممبران جماعت کے لئے واجب القبول ہوگا۔

(۸) مقامی امراء کا تقرر میعادی ہوا کرے گا۔ اور میعاد گزرنے کے بعد نیا تقرر ہوگا۔ جس میں وہی پہلا امیر پھر دوبارہ بھی مقرر کیا جا سکے گا۔

(۹) دورانِ میعاد میں بھی امیر مقامی کسی خاص مصلحت کی بناء پر اپنے عہدہ سے علیٰحدہ کیا جا سکے گا۔ لیکن مقامی جماعت یا افراد کو اپنے مشوروں وغیرہ میں انکی علیحدگی کے سوال کو اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی

(۱۰) مقامی امیر کو ایسے حالات میں جبکہ اسے غیر متوقع طور پر اچانک کہیں اپنے مقام سے باہر جانا پڑ جاوے اور مرکز سے پیشگی اجازت حاصل نہ کر سکے۔ لیکن وہ اپنی مقامی جماعت کے ساتھ مشورہ کر سکتا ہو۔ تو اسے بمشورہ مقامی جماعت اپنی غیر حاضری کے ایام کے لئے اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی اجازت ہوگی بشرطیکہ یہ غیر حاضری پندرہ دن سے زائد نہ ہو۔

(۱۱) لیکن اگر اسے ایسے خاص حالات کے ماتحت فوراً اپنے مقام کو چھوڑنا ہو۔ کہ وہ جماعت سے بھی قائم مقام امیر کے متعلق مشورہ نہ کر سکتا ہو۔ تو جائز ہوگا کہ وہ اپنے سکرٹریوں کے مشورہ سے ہی پندرہ دن کے لئے اپنا قائم مقام مقرر کردے۔

(۱۲) ہر دو صورتوں میں امیر کا فرض ہوگا۔ کہ عارضی تقرر کی اطلاع فوراً مرکز میں ارسال کرے۔

(۱۳) مقامی امراء ناظران سلسلہ کے اپنے اپنے حلقہ کار میں ان کی ہدایات کے ماتحت ہوں گے۔

(۱۴) جو امور انتظام جماعت یا فرائض امارت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں مقامی جماعت کے افراد کو مقامی امیر کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی۔

(۱۵) امراء چونکہ مقامی جماعتوں میں آخری ذمہ وار کارکن ہوں گے۔ اس لئے ان کو اپنے حلقہ میں ایک نیک نمونہ بننے کی کوشش کرنی ضروری ہوگی۔ اور اپنے رویہ کو ایسا ہمدردانہ اور مشفقانہ اور منصفانہ رکھنا ہوگا۔ کہ انکی حکومت لوگوں کے دلوں میں خود بخود محبت و احترام کے رنگ میں قائم ہو جائے۔ اور اختلافات کی صورت میں وہ کسی پارٹی کے جانبدار نہ سمجھے جائیں۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء

۷-۸-۹ر اپریل (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو منعقد ہوگی

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹ شہادت ۱۳۲۹ ہش مطابق ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۵۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کرکے جلد دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کلرکوں کی ضرورت

قادیان کی رہائش کے خواہشمند ہندوستانی احمدی فوراً درخواست بھجوائیں

اس وقت ہمیں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کام کے لئے چند مخلص احمدی کلرکوں کی ضرورت ہے یہ کام انشاء اللہ ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوگا۔ کیونکہ قادیان کی رہائش اور اسکی برکات سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ بھی ملے گا اور مناسب تنخواہ بھی دی جائے گی۔ پس جو انٹرنس پاس احمدی نوجوان ہندوستان کے مختلف حصوں (دلی۔ یو۔پی۔ بہار۔ کلکتہ۔ بمبئی وغیرہ) میں اس خدمت کے خواہشمند ہوں۔ اور اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ فوراً اپنے علاقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ میرے دفتر میں اپنی درخواستیں بھجوادیں۔ تاکہ مناسب امیدواروں کا انتخاب کیا جا سکے۔ درخواست میں تعلیمی قابلیت۔ تجربہ۔ عمر اور صحت وغیرہ کے متعلق نوٹ کرنا ضروری ہوگا۔ (مولوی) عبدالرحمٰن (فاضل)، ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ دارالمسیح قادیان ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب)

مبلغین کا دورہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب بی-اے نشر و اشاعت کے سلسلہ میں اضلاع گوجرانوالہ و گجرات کا دورہ مورخہ ۱۰/۲/۵۰ سے شروع کریں گے۔ ہر دو ضلع کے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان سے تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ پروگرام دورہ حسب ذیل ہے:-

مقام	تاریخ	مقام	تاریخ
گوجرانوالہ شہر	۱۰-۱۱ر فروری ۱۹۵۰ء	حافظ آباد	۱۸-۱۹ر فروری ۱۹۵۰ء
فیروز والہ	۱۲ " "	گجرات	۲۰-۲۱ " "
قیام پور	۱۳ " "	شادی وال	۲۲ " "
ترگڑی	۱۴-۱۵ " "	کھاریاں	۲۲-۲۳ فروری "
مدرسہ چٹھہ	۱۶-۱۷ " "	دھوریہ و چک سکندر	۲۵ " "

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

اخراج از جماعت

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ چوہدری محمد صدیق صاحب ابن چوہدری فضل الدین صاحب ساکن چک $\frac{93}{6-R}$ ریاست بہاولپور دارالقضاء کے فیصلہ کی تعمیل سے عمداً گریز کر رہے ہیں۔ جسکی تعمیل کے لئے ان پر ہر طرح سے اتمام حجت کی جا چکی ہے۔ اور عدم تعمیل کی صورت میں ہر قسم سے بھی انہیں مطلع کیا جا چکا ہے۔ اور یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ ان کے والد چوہدری فضل الدین صاحب اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے میں روک بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے چوہدری محمد صدیق صاحب و چوہدری فضل الدین صاحب ہر دو کے اخراج از جماعت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اہلِ پاکستان سے ہمدردانہ اپیل

میں مشرقی پنجاب ضلع امرتسر کا رہنے والا تھا۔ اور اب عرف عام میں مہاجر کہلاتا ہوں۔ مہاجرین مصائب سے گذر کر مملکتِ خداداد پاکستان میں پہنچے ان کا تقاضہ ہے کہ وہ اس نوزائیدہ مملکت کے تعمیر و استحکام کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ گو یہ فرض مہاجرین کا ہی نہیں بلکہ انصار کا بھی ہے۔ جن کو مہاجرین سے قربانیاں لے کر اللہ تعالیٰ نے یہ نعمتِ غیر مترقبہ عطا فرمائی۔

ہمارے سامنے اس وقت سب سے بڑا مسئلہ مملکت پاکستان کے تحفظ و قیام کا مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بڑی بڑی تقریروں اور نعروں کو سن کر طبیعت ایک وقت میں اس سے بے نیاز بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن دیدۂ بینا جانتی ہے کہ ابھی قیام بتحفظ کے سلسلہ میں بھی ہمارے مصائب کم نہیں ہوئے۔ دشمن طاقتوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ دوستوں کے وعدوں میں خلوص کی بُو نہیں۔ اور دشمنوں کے دانت دن بدن تیز ہوتے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں اگر ہم بھی جن کے کندھوں پر ان تمام مصائب سے دوچار ہونے کا بار ہے۔ بیرونی حملوں کو بھول کر گھریلو مناقشوں میں الجھ جائیں۔ تو بھلا بتایئے تو سہی اس میں نقصان کس کا ہوگا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہ وقت مل بیٹھنے کا ہے تفریق و امتیاز کا نہیں۔ یہ وقت اپنا لینے اور اپنا بنا لینے کا ہے۔ دور کرنے اور دور رہنے کا نہیں۔ ہمیں اب صرف ایک ہی کسوٹی اپنے سامنے رکھنی چاہیئے کہ کیا کسی شخص حاکم یا افسر کا عمل خلوص کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ اگر وہ اس پر تولہ آنے پورا اترتا ہے تو ہر چیز ٹھیک ہے۔ اور اگر وہ اس معیار سے کم ہے تو واقعی لائق گردن زدنی ہے۔ کیا موشگاف نہیں جانتے۔ کہ اس وقت پاکستان کابینہ کے ارکان پر طرح طرح کے الزامات بے جا تراشنا ہماری ساکھ کو کمزور کر دے گا۔ کیا اہل پاکستان کو یہ معلوم نہیں۔ کہ اس مرحلے پر غیر ملکی ملازموں کے متعلق ملکی و غیر ملکی کی بحث چھیڑنا معاملے کو اور خراب کرنے کے مترادف نہیں ہوگا۔ تو پھر وہ کیوں مخواہ الجھتے ہیں۔ اور عوام کی توجہ کو اصل مسائل سے ہٹا کر فضول باتوں

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

کی طرف لگانا چاہتے ہیں:

حضور گورنر جنرل پاکستان بہاولپور تشریف لائے انہوں نے نہایت واشگاف الفاظ میں اپنے وزیراعظم ۔ وزیر خارجہ اور وزیر خزانہ کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کیا۔ حضور نواب صاحب بہاولپور نے تقریر کی تو انہوں نے نہایت ہی سلجھے ہوئے انداز میں اپنے وزیراعظم کرنل ڈوگ کی مستحسن خدمات کا اعتراف کیا۔ لیکن ایک نکتہ چین ہے کہ اُس کی نظر میں نہ لیاقت علی خان جیسے ہیں نہ ظفر اللہ خان کی کوئی قیمت ہے۔ اور نہ وزیر خزانہ کی عزت۔ بھلا اُس کی نظر میں اس صورت میں بیرونی وزیراعظم کی کیا قدر ہوگی۔ لہذا میں کہوں گا۔ کہ اپنوں کو اونچا کیجئے اور غیروں کو اپنا بنا کر اُن سے بہترین کام لیجئے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے ہندوستان کا بڑے سے بڑا کام لے لینا ہمارے سامنے ہے۔ کیا ہم میں وہ صلاحیتیں موجود نہیں ہیں۔ جو ہندوؤں میں ہیں۔ مسلمان تو ہندو سے کہیں زیادہ خلیق رواداد اور بامروت ہوتا ہے۔ وہ تو غیروں کا دل جیتنے میں اپنوں سے کہیں زیادہ آگے ہوتا ہے۔ پھر میں کیا سمجھوں کہ اس وقت اس نے مملکت کے اہم ترین معاملات سے اپنی توجہ ہٹا کر ملکی و غیر ملکی مہاجر و انصار اور غریب و امیر کی گھریلو بحثیں کیوں شروع کر لی ہیں۔ کہیں فرقہ پرستی کی تلقین ہو رہی ہے۔ تو کہیں قبیلہ پرستی کی۔ کیا آپ کے سامنے اب اس سرور دو عالم کا اسوہ حسنہ نہیں رہا۔ جس نے مسجد کے اندر ہی عیسائیوں کو گرجا کرنے کی اجازت دیدی تھی۔ اگر اس شاہ دو عالمؐ کے عہد میں ایک غیر قوم پناہ لے سکتی ہے تو اپنے ہاں اپنے ہی مختلف الخیال بھائی کیوں نہیں رہ سکتے۔

خدارا وقت کی نزاکت کو سمجھیئے۔ ملک کے مفادات کو پیش نظر رکھیئے۔ مہاجرین جو پاکستان کی اصل دولت ہیں۔ اُن کی حالت زار کی طرف توجہ دیجیئے۔ دشمن جو سرحد پر کھڑا آنکھیں دکھا رہا ہے اس سے نبٹئے یہ گھریلو جھگڑے یہ ادنیٰ تنازعے چیز ہی کیا ہیں جو ختم نہ ہونگے اگر خدا نے وہ مصائب ٹال دیئے ہیں جو پاکستان پر پہلے دن تھے اور جن کو دیکھ کر دنیا انگشت بدندان تھی تو یہ چھوٹی چھوٹی بحثیں چیز ہی کیا ہیں۔ خلوص ضبط و نظم اور یقین محکم کے ساتھ آگے بڑھیئے۔ خدا ان کدورتوں کو ختم کر دے گا۔ خدا وہ قادر ہے تو ناخدا یقیناً ان مصائب کے بادلوں کو دھوئیں کی طرح اُڑا دے گا۔

(خادم پاکستان ایم اے خان مہاجر کرشن نگر لاہور)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دستخطی اظہار خوشنودی کا دفتر اول کا دس سالہ سرٹیفکیٹ

ایک نوجوان بھی ایسا نہ رہے جو دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل نہ ہو

محترمہ محمودہ خاتون صاحبہ محلہ دار الرحمت قادیان حال لاہو لکھتی ہیں حضور سولہویں سال کا وعدہ پیش کرنے میں دیر اس لئے ہوئی۔ کہ میں گذشتہ سال کا چندہ ادا کر کے وعدہ پیش کرنا چاہتی تھی مگر اب تک کامیاب نہیں ہو سکی۔ اب دل میں بہت گھبراہٹ ہے۔ اور پریشانی ہو رہی ہے۔ میں وعدہ کرنے میں پیچھے ہو گئی ہوں۔ اس لئے اضافہ سے ساڑھے تیس روپیہ کا وعدہ پیش حضور ہے۔ حضور امیر احمد اگواہ ہے۔ میں اس چندہ کے ادا کرنے کے لئے دن رات فکرمند ہوں۔ محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ رقم بھی اور پچھلا بقایا بھی ہر چند ادا کرنے کی کوشش کرونگی میں ہرگز ہرگز اس سے بے پرواہ نہیں۔ بلکہ حالات سے مجبور ہوتی جاتی ہوں۔ حضور سے دعا کی عرض کرتی ہوں

ایک دوست جن پر پندرھویں سال کا بقایا ہے۔ اور انہوں نے ادا کرنے کی کوشش کی مگر حالات سازگار نہ رہے۔ اُن کی آمد میں سو اسو روپیہ ماہوار کی کمی ہو گئی۔ مگر تحریک جدید میں اس کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر کمی نہ کرتے ہوئے۔ ۵۰/۔ کا وعدہ سولہویں سال کا پیش حضور کر کے عرض کرتے ہیں کہ حضور پچھلے سال کا بقایا اور سال رواں کا وعدہ دونوں جلد سے جلد ادا کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ:۔

وہ احباب جن کے گذشتہ سال کی تحریک جدید کا بقایا ہے۔ خواہ وہ دفتر اوّل کا بقایا ہے خواہ دفتر دوم کا۔ وہ مہلت لے چکے ہیں۔ یا مستقبل قریب میں ان کا مصمم ارادہ ادا کرنے کا ہے۔ وہ باوجود بقایا کے آئندہ سال کا وعدہ کر سکتے ہیں۔ بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ جن کی تنخواہ وغیرہ ایک لمبے عرصہ سے کسی نہ کسی رنگ میں رکی ہوئی ہے وہ روپیہ ملنے پر ادا کرنے کا عزم بالجزم رکھتے ہیں۔ اور سارا بقایا تحریک جدید کا ادا کر دیں گے۔ ان کو بھی آئندہ سال کا وعدہ کرنے میں کوئی روک نہیں۔

حضور کا ارشاد خدام کو یہ ہے۔ کہ خدام گھر بہ گھر پھر کر نئے سال کے وعدے لیں اور یہ تسلی کریں کہ ان کے شہر میں کوئی نوجوان باقی نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے دفتر اوّل یا دوم میں شامل نہ ہو۔ حضور نے خدام کا فرض قرار دیا ہے۔ کہ ہر نوجوان دفتر اوّل یا دفتر دوم میں شامل ہو جائے۔ وہ مجاہد جو دفتر اوّل کے دس سال ادا کر چکے ہیں اور اس کے بعد کے سالوں میں شامل نہیں ہوئے۔ یا کسی کے پہلے دس سال میں دو چار باقی رہ گئے تھے۔ خواہ وعدہ کر کے ادا نہیں کر سکے۔ یا وہ سال خالی ہیں۔ وہ دفتر اوّل میں شامل ہو سکتے ہیں۔ خدام کو چاہیئے۔ کہ ایسے احباب کو تحریک کر کے دفتر اوّل میں شامل کریں۔ انہیں چاہیئے کہ دس سال پورے کر کے حضور ایدہ اللہ کا دستخطی اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی دفتر وکیل المال تحریک [illegible] بد سے حاصل کر لیں۔ اور آئندہ سالوں میں بھی شامل ہوں۔ وہ اپنے گذشتہ سال کی رقم قسطوار آئندہ سالوں کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں [illegible] ط نہیں کہ تحریک جدید کا چندہ یکمشت ہی دیا جائے بلکہ ماہوار قسط سے بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔

دفتر دوم میں اُن کو شامل کریں۔ جو اب تک کبھی شامل نہیں ہوئے۔ ان کو اب دفتر دوم کے چھٹے سال میں کم سے کم ماہوار آمد کا پانچواں حصہ دے کر شامل ہونا ہے۔ اور وہ نوجوان جنہوں نے پہلے۔ دوسرے سال میں حصہ لیا۔ یا تیسرے۔ چوتھے اور پانچویں سال میں شامل ہوئے۔ ان سب کو بھی اب دفتر دوم کے چھٹے سال میں شامل کرنا ضروری ہے۔ خدام نوٹ کریں۔ کہ دفتر اوّل اور دفتر دوم کی وعدوں کی فہرستیں الگ الگ کاغذوں پر تیار کی جائیں۔ اور براہ راست حضرت اقدس کے حضور ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ اگر کوئی دوست دفتر اوّل کا اپنا حساب دریافت کرنا چاہیں تو فوراً وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو لکھیں۔ دفتر انشاء اللہ تعالیٰ فوراً جواب دے گا۔ (وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

اخویم مکرم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ اے۔ ایس۔ سی۔ ایس کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (بشارت الرحمن ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج لاہور)

احمدی احباب کے لئے خوشخبری

احباب ہندوستان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ احمدیہ بک ڈپو قادیان میں کتب تصنیف کردہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام وسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاوّل و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و بزرگان و علماء سلسلہ قیمتاً مل سکتی ہیں۔ جو دوست کتب سلسلہ خریدنا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ (مینجر احمدیہ بک ڈپو محلہ احمدیہ قادیان)

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (دفتر بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۴۶۳ میں عبدالجبار ولد میاں اسلام اللہ صاحب قوم بٹ پیشہ دوکانداری عمر ۲۴ سال ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی ۱۱ کنال بارانی واقع موضع منگوے ضلع سیالکوٹ میں بلا شراکت غیری ہے۔ جس کی قیمت ۶۰۰/- روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میرا گزارہ ۲۰/- روپیہ ماہوار پر ہے جائداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- عبدالجبار ولد میاں اسعد اللہ صاحب قوم بٹ ساکن قادیان حال قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال نیز قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ گواہ شد:- مستری اللہ بخش ولد بھولا قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۱۱۵۴۸ میں معراج بیگم بنت شیخ عبدالعزیز صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال ساکن سابقہ ترسکہ حال مقیم ڈسکہ ڈاکخانہ خاص ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۱۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیاں ذری (سونا) وزنی ۲ تولہ قیمتی مبلغ دوصد ۲۰۰/- روپیہ ہے حق مہر کے متعلق فی الحال تحریر نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ رشتہ داری کے تعلقات بگڑے ہوئے ہیں اور مہر کے متعلق کوئی امید واثق نہیں ہے اگر کوئی نیک صورت بن گئی۔ تو پھر مجلس کارپرداز کو اطلاع کر دی جائیگی۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ دیتی رہوں گی اور اسپر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ۲۲ نومبر ۱۹۴۹ء

العبدہ:- معراج بیگم بنت شیخ عبدالعزیز صاحب سابقہ سکونت ترسکہ ضلع امرتسر حال مقیم ڈسکہ کوٹ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد:- عبدالعزیز وقف زندگی مدرسہ احمدیہ و سکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ امارت ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:- شیخ عبدالعزیز ولد مہر سیتہ سابقہ سکونت ترسکہ امرتسر حال مقیم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۱۵۸۱ میں محمد جیون ولد شادی قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال ساکن قادیان حال چنیوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ر اکتوبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد اندازاً مبلغ ۱۲۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۰ ر اکتوبر ۴۹ء العبد:- دستخط انگوٹھا محمد جیون۔ گواہ شد:- شیخ محمد حسین پنشنر سکرٹری مال محلہ گڑھا کوچہ سنگواں مکان نمبر ۱۸۵ چنیوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:- عبدالعزیز بقلم خود ولد احمد الدین صاحب درزی کوچہ تلونڈا محلہ گڑھا۔ گوردوارہ ٹہل سنگھ چنیوٹ ضلع جھنگ

وصیت نمبر ۱۲۰۱۵ میں محمودہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ خوجہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ کوٹ مومن ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ر فروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک کنال کا تیسرا حصہ افتادہ سکنی زمین واقع محلہ دار الرحمت بر لب سڑک متصل نصرت گرلز ہائی سکول قادیان محض کے خاوند محترم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ہیڈ ماسٹر میرے پاس اپنے حق مہر مبلغ پانصد روپیہ ۵۰۰/- کے عوض رہن بالقبض تھی جس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں سلائی کے ذریعہ بھی کچھ کما لیا کرتی ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل خزانہ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی (۳) اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:- نشان انگوٹھا موصیہ مذکورہ محمودہ بیگم کوٹ مومن ضلع سرگودہا۔ گواہ شد:- محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان ۴۹/۲/۳ گواہ شد:- محمد عبداللہ بقلم خود مدرس مڈل اسکول۔ کوٹ مومن۔ خاوند موصیہ مذکورہ گواہ شد:- شیخ مولا بخش بقلم خود صحابی، خسر موصیہ مذکورہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن۔ ضلع سرگودھا۔

وصیت نمبر ۲۰۷۶ میں کرم بی بی زوجہ حبیب اللہ قوم گوئے جٹ پیشہ لوہار عمر ۶۵ سال ساکن باغبانپورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۳/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ یکصد ۱۰۰/- روپیہ جو کہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں اور اسکے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت حوالہ یا داخل کر کے رسید حاصل کر سکوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدہ:- کرم بی بی زوجہ حبیب اللہ باغبانپورہ سری کرشن سٹریٹ نمبر ۲ مکان نمبر ۵ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- محمد جمیل حقیقی فرزند موصیہ مذکورہ ۴۹/۳/۱۳ گواہ شد:- مستری غلام حسین قادیان حال باغبانپورہ لاہور سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ باغبانپورہ لاہور

وصیت نمبر ۱۲۱۲۵ میں مبارکہ بیگم زوجہ بشیر احمد قوم باجوہ کوٹار پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال ساکن شاہدرہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۳/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ کلنٹے طلائی وزن ۵ ماشہ قیمت ۴۰/- روپیہ چھیاں نقرہ ۷ تولہ قیمت ۱۶/- روپیہ کل میزان ۵۵۶/- روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ:- مبارکہ بیگم زوجہ بشیر احمد دستخط مبارکہ بیگم گواہ شد:- بشیر احمد خاوند موصیہ مذکورہ بقلم خود۔ گواہ شد سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۷۴ میں میر حامد شاہ ولد سید حیدر شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال ساکن گڑھی شاہو ڈاکخانہ میو روڈ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۴/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری اسوقت ماہوار آمد مبلغ ۵۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی فقط:- العبد:- میر حامد شاہ ولد حیدر شاہ ریلوے لوکو ورکشاپ مغلپورہ لاہور گواہ شد:- خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ ربوہ۔ گواہ شد:- عبدالحمید آصف دفتر وصیت

وصیت نمبر ۱۲۰۵۴ میں سکینہ بیگم زوجہ محمد اکرم ڈار قوم کشمیری کا پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۴ سال ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرے پاس زیورات سونا و چاندی حسب ذیل ہیں۔ جو کہ بمعہ وزن اور اندازہ قیمت درج کرتی ہوں

کلپ طلائی	۹ ماشہ	۷۵/-/- روپے		علاوہ ازیں میرا حق مہر مبلغ ۳۲/-/- روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ابھی واجب الادا ہے۔ یہ کل رقم مبلغ ۲۳۲/-/- روپے
انگوٹھی	۳ ماشہ	۲۵/-/-		
کانٹے	۶ ماشہ	۷۵/-/-		
چھیاں نقرئی	۲۵ تولہ	۲۵/-/-	میزان ۲۰۰/-/- روپے	

بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتی ہوں۔ کمی بیشی آمد کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- بقلم خود سکینہ بیگم اہلیہ محمد اکرم ڈار قلعہ صوبا سنگھ ۴۹/۲/۱ گواہ شد:- عبدالرحمن مولوی فاضل ہیڈ ٹیچر ڈی بی مڈل ہائی سکول قلعہ سوبھا سنگھ ریلوے سٹیشن ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:- محمد اکرم بقلم خود خاوند موصیہ سکینہ بیگم ساکن قلعہ سوبھا سنگھ ریلوے سٹیشن ضلع سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۳۲ میں نواب دین ولد مولا بخش صاحب احمدی پیشہ دوکانداری عمر ۴۸ سال ساکن گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمدنی معمولی سی دوکانداری کی ہے۔ جو اندازاً ماہوار ۲۰/- روپیہ ہو جاتی ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ آمدنی کے کمی بیشی اسکے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:- نواب دین ولد مولا بخش قوم احمدی ساکن گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:- رحمت اللہ ولد مولا بخش بقلم خود۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۲۷۹ میں برکات احمد ولد محمد صدیق قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال ساکن چک ۱۱/۲۸ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۲۱ ر اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اور والد بزرگوار بقید حیات ہیں۔ اس وقت ۵۰/- سکہ پاکستانی ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ (دسواں حصہ) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۲ ر اپریل ۱۹۴۹ء۔ العبد:- موصی برکات احمد واقف زندگی حال سرائے عالمگیر ضلع گجرات "فرقان"، نصرت۔ گواہ شد:- خلیل الرحمن خاں موصی واقف زندگی۔ گواہ شد:- کیپٹن عبدالمنان دہلوی وصیت نمبر ۵۱۷۲۔

وصیت نمبر ۱۲۲۸۰ میں محمد خاں رضوان ولد مولوی مولا بخش صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر تیس ۳۰ سال ساکن شیخوپورہ حال ننکانہ صاحب ڈاکخانہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ پچاس روپے سکہ پاکستانی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم یکم مئی ۱۹۴۹ء

العبد:- موصی محمد خاں بقلم خود حال سرائے عالمگیر ضلع گجرات "فرقان"، نصرت۔ گواہ شد:- خلیل الرحمن خاں موصی واقف زندگی گواہ شد:- کیپٹن عبدالمنان دہلوی موصی نمبر ۵۱۷۲

"غیر منتخب شدہ واقفین جلد توجہ کریں"

اس وقت تجربہ کار میٹرک پاس واقفین کی ضرورت ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک خطبہ میں فرماتے ہیں جب ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد کرتا ہے کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے تو اس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ واقف ہی سمجھے۔ وہ اس سے کبھی آزاد نہیں ہو سکتا کیونکہ وقف تو ایک عہد ہے خدا اور بندے کے درمیان۔ اور کوئی قبول کرے نہ کرے۔ یہ عہد ہرگز ٹوٹ نہیں سکتا۔ قبول نہ کئے جانے کی صورت میں اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ کثیر حصہ دینی خدمت میں گزارے اور پھر اس تاک میں رہے کہ کب دینی ضرورت کیلئے آگے بڑھنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور جب بھی ایسی آواز اس کے کان میں پڑے اس کو چاہیئے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے اور کہے کہ میں واقف ہوں پہلے فلاں وقت مجھے نہیں بلایا گیا تھا۔ اب میں پھر پیش کرتا ہوں۔ (اقتباسات خطبہ جمعہ یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں تمام ان تجربہ کار میٹرک پاس احباب کی خدمت میں جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت دین کیلئے وقف کی ہوئی ہیں گذارش ہے کہ وہ اپنے موجودہ پتہ وغیرہ کوائف سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ کیونکہ اس وقت ان کے مناسب حال کام ہیں نیز وہ دوست بھی مخاطب ہیں۔ جو پہلے بلائے گئے تھے مگر منتخب نہیں ہو سکے اور وہ مخلص احباب بھی ہیں جن کے دل میں دینی خدمت کا شوق پایا جاتا ہے۔ وہ بھی انشراح صدر سے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید)

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری عرصہ سے شائع نہیں ہو سکی۔ وکالت تجارت کے زیر انتظام یہ ڈائرکٹری دوبارہ تیار کرائی جا رہی ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ تمام تجار و صناع اپنے کاروبار کی تفصیلی اطلاع دفتر ہذا کو دیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس معاملہ میں مستعدی سے ہمارے ساتھ تعاون کریں اور جلد اپنے اور اپنے پڑوس کے دوسرے احمدی تجار کے پتے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ لاہور

اجلاس جناب ملک محمد حمید صاحب پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

لال ولد محمد قوم گوجر سکنہ متو انوالہ تحصیل کھاریاں

بنام

گیان چند۔ تلسی داس۔ مہیش و خزان چند پسران میلا رام اقوام کھتری سکنہ ڈنگہ تحصیل کھاریاں

دعوےٰ فک الرہن رقبہ موضع متوانوالہ تحصیل کھاریاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہے تو مورخہ ۲۸/۲/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

(مہر عدالت ہذا) (دستخط حاکم)

اجلاس جناب ملک محمد حمید صاحب پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

دتہ ولد عبد اللہ قوم موچی سکنہ ٹھیکریاں تحصیل کھاریاں

بنام

روشن لال۔ چند پرکاش۔ رام لال۔ کشن چند۔ داد پرکاش پران ناتھ۔ پسران کانشی رام۔ اقوام اروڑہ سکنہ کنجاہ۔ تحصیل گجرات و افسر انچارج محکمہ بحالیات گجرات

دعوےٰ فک الرہن رقبہ موضع ٹھیکریاں تحصیل کھاریاں۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا اشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۷/۲/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

(مہر عدالت ہذا) (دستخط حاکم)

اجلاس جناب ملک محمد حمید صاحب پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات سپیشل کلکٹر

مسمات فضل بی بی بیوہ محمد یوسف قوم راجپوت کھوکھر سکنہ گلانوالہ تحصیل گجرات

بنام

بشمبر داس ولد ہری چند۔ پسران ناتھ۔ کرشن کشور و جگدلیش پسران ہری چند قوم کھتری سکنہ گجرات حال مشرقی پنجاب

دعویٰ واگذاری اراضی مرہونہ ۲ کنال ۔ مرلہ رقبہ گلانوالہ تحصیل گجرات۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا اشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۰/۲/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

(مہر عدالت ہذا) (دستخط حاکم)

پیر معین الدین صاحب واقف زندگی انگلستان روانہ ہو گئے

لاہور ریلوے اسٹیشن پر بہت سے احباب نے دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا

لاہور ۷ فروری۔ مکرم پیر معین الدین صاحب واقف زندگی ریسرچ سکالر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آج صبح ۹ بجے پاکستان میل سے کراچی روانہ ہو گئے۔ مکرم جناب ڈاکٹر عبد الاحد صاحب ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بھی آپ کے ہمراہ کراچی تک تشریف لے گئے ہیں۔ اسٹیشن پر مقامی جماعت کے بہت سے احباب احمدیت کے اس مجاہد کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کو الوداع کہنے والوں میں جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور وکیل الدیوان مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ممبران اسٹاف خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ احباب نے مکرم پیر صاحب کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور ایک لمبی دعا کے بعد جو مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے کرائی۔ آپ کو رخصت کیا۔

کراچی سے چٹاگانگ نمک لے جانیوالے جہاز

وزارت تجارت نے کراچی سے چٹاگانگ نمک لے جانے والے جہازوں کی آمد و رفت میں فوری طور سے باقاعدگی پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہذا اب تک اس وزارت کی اجازت حاصل نہ کر لی جائے۔ کسی جہاز کو نمک نہ لانا چاہیئے کیونکہ اس اجازت کے بغیر وہ جہاز بندرگاہ سے روانہ نہیں ہو سکے گا۔ اندازہ کے مطابق فی الحال ہر ماہ تین جہاز نمک سے مشرقی پاکستان کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ چنانچہ طے کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں جن رجسٹرڈ شدہ جہاز راں کمپنیوں کے مملوکہ جہاز ساحلی راستہ پر چلتے ہوں۔ ان کے پیش کردہ جہازوں میں سے ہر ماہ جہازوں کی ضروری تعداد مقرر کی جائے۔

نمک لے جانے والے جہازوں کے مقرر کرنے کے متعلق اطلاعات کراچی سالٹ ایسوسی ایشن یا صدر دفتر مرکنٹائل میرین ڈیپارٹمنٹ کراچی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ جہازوں پر ان نمک بھیجنے والوں میں جو اس ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں۔ جہاز کی جگہ کی تقسیم خود ایسوسی ایشن کرے گی۔ وہ نمک بھیجنے والے جو اس ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں ہیں۔ جہاز پر جگہ کے لئے وزارت کو درخواست بھیج سکتے ہیں۔

یادگاری ٹکٹوں کا استعمال ۳۱ مارچ کو ختم ہو جائیگا

حکومت پاکستان نے طے کیا ہے۔ کہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء کے بعد قائد اعظم یادگاری ٹکٹوں کا استعمال ختم کر دیا جائے محکمہ ڈاک و تار کے پاس ان ٹکٹوں کے جو ذخیرے باقی ہیں۔ وہ تاریخ مذکور کو کاروبار کے اختتام پر تلف کر دیئے جائیں گے۔

پاکستان میں شاہ ایران کا پروگرام طے ہو چکا ہے

کراچی ۷ فروری: وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کو اداروں۔ انجمنوں اور سوسائٹیوں کی طرف سے روزانہ متعدد درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایران کی پاکستان میں آمد کے موقعہ پر ان کی خدمت میں استقبالیہ سپاسنامے پیش کرنے اور دعوتیں دینے کا موقعہ دیا جائے۔

ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایران کا پروگرام تیار ہو چکا ہے۔ اور افسوس ہے کہ اب اس میں رد و بدل نہیں کی جا سکتی۔ وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کو بھی یہ افسوس ہے کہ اس قسم کی درخواستوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس لئے وہ سب کو علیحدہ علیحدہ جواب دینے سے قاصر ہے۔

بلوچستان کے لیگیوں کا چوہدری خلیق الزمان کو تار

کوئٹہ ۶ فروری:۔ بلوچستان مسلم لیگ کونسل کے آٹھ سربرآوردہ اراکین نے جن میں پاکستان مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر نبی بخش اور بلوچستان مسلم لیگ کے نائب صدر مسٹر قادر بخش شامل ہیں۔ چوہدری خلیق الزمان کے نام حسب ذیل تار بھیجا ہے:

”قاضی عیسیٰ نے صوبائی مسلم لیگ کونسل کا ایک اجلاس ۹ فروری کو سبی میں بلایا ہے۔ جس میں علاوہ دیگر معاملات کے پاکستان مسلم لیگ کے صدر کے اس فیصلے پر بھی غور کیا جائیگا کہ جب تک وہ قاضی عیسیٰ مشیر کے عہدے پر مامور ہیں صوبائی مسلم لیگ کے صدر نہیں ہو سکتے۔ اس غیر آئینی قدم سے صوبائی مسلم لیگ کونسل کے اراکین میں بڑی ناراضگی پیدا ہو گئی ہے۔ براہ مہربانی اس معاملے میں مداخلت کیجئے۔ اور قاضی عیسیٰ کو ہدایت کیجئے کہ وہ اپنی زیر صدارت کوئی جلسہ طلب نہ کریں“ (اسٹار)

مذاکراتی کمیٹی سلیمانکی ہیڈ ورکس کے تنازعہ پر غور نہیں کریگی!

۷ فروری کو ایک خبر رساں ایجنسی کی دی ہوئی ایک خبر شائع ہوئی ہے جسے وزارت امور خارجہ کے قریبی حلقہ سے منسوب کیا گیا ہے اور جس میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ مذاکراتی کمیٹی جو نہروں کے پانی کے تنازعہ کے سوال پر غور کرنے والی ہے سلیمانکی ہیڈ ورکس کے تنازعہ کو ٹیکنیکل کمیشن کے دائرہ عمل میں شامل کرنے پر بھی زور دے گی۔ یہ خبر قطعاً بے بنیاد ہے سلیمانکی ہیڈ ورکس کا مسئلہ قطعاً ایک علیحدہ سوال ہے۔ اور مذاکراتی کمیٹی کے دائرہ عمل سے باہر ہے۔

روس جوہری جنگ کی وسیع پیمانے پر تیاری کر رہا ہے

لنڈن ۷ فروری۔ ہائیڈروجن بم کی دریافت کی وجہ سے جوہری جنگ کے امکانات بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کو روکنے کی آخری کوششوں پر لنڈن زیادہ پُر امید نظر نہیں آتا۔ نیویارک کے اخبارات نے ماسکو سے یہ اطلاع دی ہے کہ سوویٹ حکومت امریکہ کے ساتھ جوہری مذاکرات کے لئے رضامند ہو جائے گی۔

اس اطلاع نے دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ خیال ہے کہ چیکو سلواکیا اور جرمنی کی سرحد کے کوہستانی علاقہ میں روس جس طرح یورینیم کے ذخیروں کی تلاش کر رہا ہے وہ اندیشناک ہے۔ کم از کم ایک لاکھ جرمن انتہائی نگرانی اور خطرہ کے عالم میں ان ذخیروں پر کام کر رہے ہیں۔ پچاس مربع میل میں پھیلے ہوئے اس سارے علاقہ کے گرد تاروں کی اونچی باڑ لگا دی گئی ہے اور روسی فوج پہرہ پر متعینات ہے۔ کہا جاتا ہے ایک ایسی کان بھی ہے جہاں سزا کے طور پر مجرموں کو بھیج دیا جاتا ہے۔ برلن کی اطلاعات مظہر ہیں حال میں جب کافی احتیاط کی وجہ سے ۱۳۰ کان کن غرقاب ہو گئے تو بقیہ مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ اور تخریبی کارروائی روکنے کے لئے پولیس پہنچ گئی۔ نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار ماسکو اطلاع دیتا ہے کہ ماسکو کے بعض سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ روس امریکہ کے ساتھ جوہری مذاکرات کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ دیسے روسی تحجاّبات کا مطلق پتہ نہیں چلتا کہ وہ مراعات کے لئے بھی تیار ہے۔ اور لنڈن کے مبصرین کو یقین ہو گیا ہے کہ اگر کوئی معاہدہ نہ ہو سکا تو دنیا میں اسلحہ بندی کی ایسی دوڑ شروع ہو گی۔ جو تہذیب و تمدن کو لازماً شکست دیدی گی۔ (اسٹار)

بہاولپور کے ڈپٹی کمشنر کو معطل کر دیا گیا

بغداد الجدید ۷ فروری۔ حکومت بہاولپور نے بہاولپور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر رفیق احمد کو ۵ فروری سے معطل کر دیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے تارکین کی جائیداد کا غلط الاٹمنٹ کیا۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کی فوری تحقیقات کی جائے گی۔ (اسٹار)

ایران میں مارشل لاء ہٹا دیا گیا

طہران ۷ فروری۔ ایرانی کابینہ نے یہاں پارلیمنٹری انتخاب کے کل عرصہ کے لئے مارشل لاء ہٹا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انتخاب کی نگران کمیٹی اپنا کام کر رہی ہے اور اس نے اب تک طہران اور دیہی علاقوں میں ۲۰۴ پولنگ اسٹیشن مقرر کئے ہیں۔ گذشتہ سال انتخابات میں مزید ۳۰ پولنگ اسٹیشن قائم کئے گئے تھے۔ لیکن کمیٹی کا خیال ہے کہ کم تعداد میں پولنگ اسٹیشنوں پر زیادہ آسانی سے نگرانی کی جا سکتی ہے۔ (اسٹار)

مختصرات

دمشق ۷ فروری۔ وزیر اعظم شام نے وزارت خارجہ کے ناظم عمومی کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایران میں زلزلے کے حادثات پر شامی عوام کی گہری ہمدردی کے جذبات حکومت ایران کو پہنچائیں۔ (اسٹار)

قاہرہ ۷ فروری مصری وزیر اعظم مصطفےٰ النحاس پاشا کو چینی مسلمان افواج کے کمانڈر انچیف نے مبارکباد کا ایک تار دیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت چین میں پانچ کروڑ سے زیادہ مسلمان آباد ہیں جو اسلام کے دشمن اشتراکیت کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

عمان ۷ فروری۔ حکومت اردن پاکستان کے محکمہ ڈاک کو اردن کے ڈاک کے ٹکٹوں اور ان ٹکٹوں کا ایک مجموعہ تحفہ میں دے رہی ہے جو فلسطین کے عرب مہاجرین کی امداد میں شائع کئے گئے تھے۔ (اسٹار)

دمشق ۷ فروری۔ شامی پولیس نے بدمعاشوں کے سرغنہ علی نصر الدین کو گرفتار کر لیا ہے۔ بدمعاشوں کا یہ گروہ شامی دیہاتوں پر حملے کر رہا تھا۔ (اسٹار)

بی بی سی کا پاکستانی پروگرام

بدھ ۸ فروری ۱۹۵۰ء

اردو میں خبریں اور تقریر ۷ بجکر ۵۴ منٹ شام

جمعرات ۹ فروری ۱۹۵۰ء

خبریں	۷ بجکر ۵۴ منٹ پر شام
بہنوں کی خدمت میں	۸ بجے شام
سننے کی باتیں	۸ بجکر ۱۵ منٹ پر شام

جمعہ ۱۰ فروری ۱۹۵۰ء

خبریں	۷ بجکر ۵۴ منٹ پر شام
انگلستان کے دیہات	
بریگیڈیئر بربن اور مسٹر چوہان کا مکالمہ	۸ بجے شام
ہفتہ رواں	۸ بجکر ۱۰ منٹ پر شام
ریڈیو سے انگریزی	۸ ” ۲۰ ” ”

ہفتہ ۱۱ فروری ۱۹۵۰ء

خبریں اور امور عالم	۷ بجکر ۵۴ منٹ پر شام
بچوں کے لئے	۸ ” ۲۰ ” ”

حیدرآباد سندھ ۷ فروری۔ حیدرآباد مسلم ایوان تجارت و صنعت کی مجلس منتظمہ نے ۲۴ مارچ کو سالانہ انتخابات کرنے کا فیصلہ کیا ہے (اسٹار)